Published on **Siasat** (http://www.siasat.com)

sj1_29

By ***younus***
Created ***01/28/2012 - 19:32***

مسجداورکمرہ جات کا کرایہ

مفتی خلیل احمد صاحب　　　آپ کے سوال

مسجداورکمرہ جات کا کرایہ

مسجد اورکمرہ جات کا کرایہ

سوال :۔ احاطہ جامع مسجد میں مسجد سے متصل مصالح مسجد کیلئے جو اراضی تھی اس پر کمرے تعمیر کرکے مسجد کیلئے کرایہ وصول کیا جارہا ہے ۔مخفی مبارک مسجد میں ایک دینی مدرسہ چل رہا ہے اس مدرسہ کو ان کمروں کی چھت پر منتقل کرنے کی غرض سے دوسرا چھت ڈال کر ہال بنایا گیا لیکن تا حال مدرسہ وہاں منتقل نہیں کیا گیا ۔اب کمیٹی مسجد یہ چاہتی ہے کہ مصارف مسجد کی تکمیل کیلئے اس ہال میں کمرے تعمیر کرکے کرایہ پر دیا جائے ۔شرعاً یہ عمل درست ہے یانہیں ؟

محمد یوسف،مہدی پٹنم

جواب :۔ صورت مسئول عنہا میں مسجد مذکور درسوال سے متصل تعمیر شدہ کمرہ جات کی چھت پر مزید کمرے تعمیر کر کے اس کی آمدنی مسجد کی ضروریات میں صرف کرنے میں شرعاً کوئی امر مانع نہیں ہے ۔

غیر سید کا سید لڑکی سے نکاح

سوال:۔ کیا سیدہ کا رشتہ غیر سید سے درست ہے یانہیں‘ اگر سیدہ غریب خاندان کی لڑکی کا غیر سید سے رشتہ طئے پاچکا اوررسم بھی ہوگیا ۔اس کے بعد لڑکے کی والدہ کو احساس ہوا کہ لڑکی سیدہ ہے رشتہ ہوگا تو میرا لڑکا غیر سید ہونے کی بناء بے ادبی ہوگی‘ اس لئے رشتہ ختم کردینا چاہیئے ۔کیا اس طرح رشتہ نہ کرنے کی بات شرعاً درست ہے یانہیں ۔

شیخ محبوب،نامپلی

جواب: نکاح کی صورت میں شرعاً کفاءت یعنی بعض اُمور میں عاقدین کے درمیان مساوات کا اعتبار ہے ۔انہیں میں سے نسب یعنی خاندان بھی ہے ۔تاہم لڑکی اگر سید ہو اور لڑکا غیر سید ہو تو لڑکی کے والد اور خود لڑکی کی رضامندی کی صورت میں شرعاً جائز ہے ۔الکفاء ۃ معتبرۃ فی الرجال للنساء للزوم النکاح کذافی محیط السرخسی ولا تعتبر فی جانب النساء للرجال کذافی البدائع (عالمگیر جلداول ۲۹۰)لڑکے کی والدہ کا مذکورہ درسوال احساس (یعنی نکاح کرنے سے بے ادبی ہوگی)شرعاً غیر معتبر ہے ۔البتہ بعد نکاح عاقدہ (لڑکی) کا نسبی احترام ملحوظ رکھنا نیکی وسعادت کی بات ہے ۔

مسجد کا پانی کرایہ دار کو فراہم کرنا

سوال: کسی بھی مسجد کے بورویل یا نل کا پانی جو حاصل کرنے کیلئے برقی کا استعمال بھی ہوتا ہے اور اس برقی کے استعمال پر محکمہ برقی کو بل بھی ادا کرنی پڑتی ہے تو کیا اس پانی کو بذریعہ کنکشن مسجد ہی کے کرایہ دار جو کہ مسجد سے متصل مکان میں کرایہ سے ہیں کو بلا کسی معاوضہ کے دیا جانا درست ہے یا پھر اس کا کوئی معاوضہ لے کر دیا جائے یا بالکلیہ طور پر دیا ہی نہ جائے ۔برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں ۔

نام ندارد

جواب: مسجد کی ملکیت کے کرایہ دار کو جو جائیداد کرایہ پر دی گئی اس میں پانی دینا بھی شامل ہے تو پھر مسجد کی برقی استعمال کرکے کرایہ دار کو پانی دیا جاسکتا ہے ۔کرایہ دار جو کرایہ دیتا ہے اس میں پانی کے مصارف شامل رہیں گے ۔اگر کرایہ میں پانی دینا شامل نہ ہو تو پھر اس سے برقی کا خرچ لیکر پانی دیا جائے ۔بالکلیہ پانی نہ دینا درست نہیں ۔بہتر صورت یہ ہے کہ کوئی صاحب خیر یا چند افراد مللکر مسجد کی ضروریات اور مصلیوں کے وضو وطہارت خانوں نیز دیگر مسلمانوں کیلئے پانی کا اہتمام کرکے برقی کے مصارف برداشت کرلیں‘ ان کے حق میں یہ ثواب جاریہ رہے گا۔

نافرمان لڑکیوں کو عاق کرنا

سوال: میری عمر اس وقت 70 سال کی ہوگئی ہے‘میری بیوی گذرکر 3 سال کا عرصہ ہوگیا‘ میں اس وقت کافی پریشان ہوں میری دو بیٹیاں بچھڑ گئی ہیں ۔میں اپنے چھوٹے لڑکے کے مکان میں ہوں میری بہو اور پوتری ہی خدمت کررہی ہے ۔میری بڑی بیٹی 40 سال کی ہے‘ دوسری 36 سال کی ہے کوئی بھی میرے کو پوچھ نہیں رہی ہے ۔میں آپ کے سوالات ہمیشہ پڑھتا ہوں اس میں آج تک لڑکیوں کو عاق کرنے کا نہیں لکھا گیا ۔کیا اسلام میں لڑکیوں کو بھی عاق

کرنے کی گنجائش ہے۔ ویسے بھی وہ میرے تمام پیسے لوٹ لئے ہیں' اب میں صرف وظیفہ پر زندگی گذار رہا ہوں اور خوش ہوں۔ آپ میرے پہلے سوال میں صرف صبر کرنے کی تلقین کئے تھے' وہی بات پر عمل کرر ہا ہوں۔ میں اس وقت چلنے سے بھی مجبور ہوگیا ہوں۔ جواب فرما کر میری بھی دُعالیں۔

ایس کے مسیح الدین، دبیر پورہ

جواب: ''عاق'' نافرمان کو کہتے ہیں' عقوق والدین یعنی والدین کی نافرمانی گناہ کبیرہ ہے اور ماں باپ کی خدمت بلالحاظ لڑکا ولڑکی تمام اولاد پر لازم ہے۔ اگر لڑکیاں والد کا خیال نہیں رکھ رہی ہیں' کوتاہی کر رہی ہیں تو یہ گناہ کا باعث ہے۔ اس بناء پر اگر کوئی اپنی لڑکیوں کو عاق کردے اور اعلان کردے کہ ان کو اس کی جائیداد سے بعد انتقال کچھ بھی نہیں ملے گا' تب بھی بعد انتقال وہ لڑکیاں اس کی وارث ہوں گی کیونکہ نافرمانی مانع وراثت نہیں۔ اگر زندگی میں اپنی جائیداد دوسروں کو دیدے اور انتقال کے وقت کچھ بھی اس کی ملکیت میں نہ رہے تو کوئی وارث نہیں ہوگا لیکن نقصان پہنچانے کی نیت سے اس طرح کا عمل شرعاً گناہ ہے۔

بیوی کے انتقال کے بعد دوسری شادی کرنا

سوال: ہمارے معاشرہ کا ایک سلگتا ہوا مسئلہ ہے' بیوی کے انتقال کے بعد جب مرد حضرات دوسری شادی کرتے ہیں تو پوری اولاد دشمن ہوجاتی ہے۔ باپ کو کافر یا دنیا کا ذلیل ترین انسان سمجھتے ہیں۔ جب کسی کا شوہر انتقال کرجاتا ہے تو بیوہ کی خدمت بہو بیٹیاں یا کوئی خاندان کی دوسری عورت کرسکتی ہے اور کرتی ہے۔ جبکہ مرد حضرات کی خدمت خود ان کا بیٹا نہیں کرسکتا اور نہ کرتا ہے۔ ایسے میں اگر کوئی مرد دوسری شادی کرتا ہے تو شرعی احکامات کی روشنی میں کیا یہ عمل غلط ہے۔ براہ کرم تفصیلی جواب دیں تاکہ معاشرہ میں پھیلی ہوئی غلط فہمی دور ہوجائے اور راحت ملے۔

محمد سلیم الدین، اشرف نگر

جواب: بیوی کے انتقال کے بعد شوہر کا دوسری شادی کرنا شرعاً معیوب نہیں' مسلم معاشرہ میں اس طرح کا رجحان قابل اصلاح ہے۔ اگر کوئی شخص اس طرح دوسری شادی کرے تو اس کے افراد خاندان کو اپنے رویہ میں تبدیلی نہیں لانی چاہئے۔ تاہم اولاد کو جو اندیشے رہتے ہیں اس کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

قلب کے مریض اور تیمم

سوال: میری طبعیت ٹھیک نہیں رہتی' ہاٹ کا پرابلم ہوگیا ہے کمزوری بہت ہے کیا میں تیمم کرکے نماز قرآن شریف اور درود شریف پڑھ سکتی ہوں' کیا قرآن مجید کی تلاوت کرسکتی ہوں۔ براہ مہربانی آپ یہ مسئلہ کا فتویٰ دیجئے۔

حبیب النساء، نورخاں بازار

جواب: وضو کرنے سے بیماری کے بڑھنے اور مزید شدید ہوجانے کا اندیشہ ہوتو تیمم کی اجازت ہے۔ البحر الرائق جلد اول ص: ۲۴۵' و فی الکافی من قولہ بان یخاف اشتداد مرضہ لواستعمل الماء فعلم ان الیسیرہ لا یبیح التیمم لہٰذا آپ کو وضو سے بیماری بڑھنے کا اندیشہ ہوتو ایسے وقت میں تیمم کرکے نماز اور تلاوت کی اجازت ہے' ورنہ وضو کرنا لازم ہے۔

بعد ختم عدت بیوہ کا مہندی لگانا

سوال: لڑکیاں شادی سے پہلے مہندی ہاتھوں پر لگاتی ہیں' آپ سے پوچھنا ہے کہ کیا بیوہ عورت مہندی ہاتھ اور پیروں کو لگاسکتی ہے یا بیوہ عورت مہندی نہیں لگاسکتی۔ آپ اس مسئلہ کا فتوی دیجئے۔

حبیب النساء، نورخاں بازار

جواب: بیوہ کو عدت وفات (چار ماہ دس دن) کے دوران خوشبو کا استعمال منع ہے اور مہندی کو بھی خوشبو میں شامل کیا گیا ہے۔ البتہ بعد ختم عدت بیوہ خوشبو اور مہندی کا استعمال کرسکتی ہے۔ شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔

میت کا دیدار

سوال: ایک مسجد میں نماز جنازہ میں شریک ہونے کا اتفاق ہوا، نماز جنازہ کے بعد بعض قریبی رشتہ داروں نے میت

کے دیدار کی خواہش ظاہر کی، جس پر میت کا کفن کھولکر میت کا دیدار کرایا گیا۔قریبی رشتہ داروں کے علاوہ مسجد کے مصلیوں نے بھی دیدار کیا،مگر ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ جب نماز جنازہ ادا کردی جاتی ہے تو پھر میت کا دیدار نہیں کرایا جاسکتا۔اس سلسلہ میں میری رہنمائی فرمائیں تومہربانی۔

محمدعثمان،تالاب کٹہ

جواب: مسجد میں نماز جنازہ کے بعد میت کے کفن کو کھولکر میت کا دیدار کرانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔البتہ بعد تدفین یہ عمل مکروہ ہے۔عالمگیری جلد5ص:351 میں ہے:لا بأس بأن یرفع ستر المیت لیری وجهه وانما یکره ذلک بعد الدفن کذا فی القنیة.

غیرمسلم لڑکی سے گفتگو کرنا

سوال: میں ایک کمپنی میں کام کرتا ہوں، وہاں مسلم اور غیر مسلم لڑکیاں بھی کام کرتی ہیں۔کیا میں غیر مسلم لڑکی سے گفتگو کرسکتا ہوں، کیا اس سے محبت کا اظہار کرنا، اس کے ساتھ گھومنا درست ہے یا نہیں؟

نام مخفی

جواب: کسی مسلمان کا اجنبی لڑکی سے بلاضرورت گفتگو کرنا، ملنا، گھومنا جائز نہیں۔خواہ لڑکی مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ ردالمحتار جلد5 کتاب الحظر والاباحۃ ص:260 میں ہے:الخلوة بالاجنبیة حرام ...... ولایکلم الاجنبیة الا عجوزا ۔ لہذا آپ کسی اجنبی لڑکی سے بلاضرورت گفتگو نہ کریں اور اپنے تعلق کو نہ بڑھائیں کیونکہ یہ عمل فتنہ ہے۔ اورشرعاً ممنوع ہے۔

پڑوسی کو تکلیف دینا

سوال:۔ ایک شخص اور ان کی بہن کے درمیان ان کی والدہ مرحومہ کے مکان کی تقسیم کے موقع پر حسب رضامندی ہر دو فریق یہ تحریر موجود ہے کہ بہن کے مکان کے چھت اور ہر سہ طرف چار انچ کی چسپیدہ دیوار ان کی ہے اور کھلی اراضی بھی ان کی ہے۔اب مرحومہ بہن کے فرزند کا ادعا ہے کہ چار انچ کے علاوہ دیوار کے جس حصہ پر چھت ہے وہ بھی انہی کی ہے۔دوسری نزاع یہ ہے کہ مرحومہ بہن کے مذکورہ مکان کی چھت کا پانی بھائی کے گھر میں گر رہا ہے۔ بھائی کی خواہش ہے کہ اس تکلیف کا سدباب ہو لیکن مرحومہ کے لڑکے اس کو قبول کرنے سے انکار کررہے ہیں۔

محمداحسان قریشی،حفیظ پیٹ

جواب:۔ مذکورہ درسوال دیواروں سے متعلق جب فریقین کی رضامندی کا ثبوت تحریراً موجود ہے تو اب نزاع کی کوئی گنجائش نہیں،حسب تصفیہ ہر سہ طرف چار انچ کی دیوار بہن کی رہے گی اس لئے ان کے ورثاء کو اس سے اتفاق کرلینا چاہیئے اگر وہ دیوار کا حجم بڑھانا چاہتے ہوں تو چار انچ کی دیوار سے متصل اندرونی حصہ میں مزید دیوار اٹھالینے کا ان کو اختیار حاصل ہے۔قطع نظر دیواروں کی نزاع کے ہر صورت میں بہن کے مکان کی چھت کا پانی بھائی کے حصہ مکان میں گر رہا ہو تو اس کی شرعاً اور قانوناً بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔اس لئے اس امر کے سدباب کئے جانے کی بھائی کی طرف سے کی جانے والی خواہش حق بجانب ہے۔مرحومہ بہن کے لڑکے پر لازم ہے کہ وہ اس کا سدباب کرے کیونکہ پڑوس کو جبکہ وہ رشتہ دار بھی ہو دوگنا حق رکھتا ہے' اپنی طرف سے کوئی تکلیف دینا تو بڑی بات ہے۔ پڑوسی ہونے کا حق یہ ہے کہ اس کو کوئی تکلیف ہو تو اس کو بھی دور کرنے میں پڑوسی کو تعاون عمل کرنا چاہیئے۔

Aap-ke-sawal

Source URL: http://www.siasat.com/urdu/news/sj129-1